بریلویت

حقائق کے آئینے میں

جس میں تقریباً دو سو (۲۰۰) بریلوی کتب اور رسائل سے مستند مکمل
حوالہ جات اور ۲۳۵ مکمل صفحات کے فوٹو عکسوں کے ذریعے ایسے
حقائق پیش کیے گئے ہیں، جن سے اکثر بریلوی علماء بھی واقف نہیں۔

اور

جن کا دفاع کسی دیانت دار بریلوی محقق کے لیے بھی مشکل ہی ہوگا۔

مصنف

پروفیسر حافظ غلام محمد میمن

پسند فرمودہ و دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد ابراہیم سجاولی صاحب

الجامعۃ الاسلامیہ باب الاسلام ٹھٹھہ سندھ

بریلویت کے سب اہم
پہلوؤں پر پہلی جامع کتاب

بریلویت
حقائق کے آئینے میں

جس میں تقریباً دو سو (۲۰۰) بریلوی کتب اور رسائل سے مستند اصل
حوالہ جات اور 54 اصل صفحات کے فوٹو عکسوں کے ذریعے ایسے
حقائق پیش کیے گئے ہیں جن سے اکثر بریلوی علماء بھی واقف نہیں۔

اور

جن کا دفاع کسی بھی روایت اور بریلوی محقق کے لیے بھی مشکل ہی ہوگا۔

مصنف: پروفیسر حافظ غلام محمد میمن

ناشر: مکتبہ اصلاح و تبلیغ، حیدر آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب	بریلویت۔ حقائق کے آئینے میں
مصنف	پروفیسر حافظ غلام محمد میمن صاحب
قانونی مشیر	آفتاب احمد شیخ (ایڈووکیٹ)
	الور ایڈووکیٹس اینڈ کمپنی، ہائی کورٹ آف سندھ
صفحات	452
فوٹو عکس والے صفحات	54
جملہ صفحات	506
طابع	حافظ غلام محمد میمن صاحب
	مکان نمبر 2970/4 سبحانی کالونی،
	نزد قادری مسجد حیدرآباد (سندھ)
ناشر	مکتبہ اصلاح وتبلیغ حیدرآباد (سندھ)
ملنے کے پتے	اقبال بک سینٹر صدر، کراچی
	نور محمد کارخانہ تجارت وکتب آرام باغ، کراچی
	قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی
	مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی
	صابر حسین شیخ بک ایجنسی اردو بازار لاہور

اور ملک کے بہت سے مشہور کتب خانوں سے فوری طلب کریں۔

تقریظ

محترم حضرت مولانا محمد ابراہیم میمن سجاولی صاحب مدظلہ العالی

مہتمم وشیخ الحدیث مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ (سندھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محترم دوست پروفیسر حافظ غلام محمد میمن سے میری ملاقاتوں اور صحبتوں میں تیزی سے اضافے اور استواری کی بنیادی وجہ تو ان کی تکلف اور تصنع سے بری اور خلوص ومحبت سے بھری شخصیت ہے۔ لیکن ایک خصوصی وجہ یا خاص محرک ان کا علمی ذوق، وسیع مطالعہ، سوچ کی صحیح نہج اور عقائد کی پختگی ہے۔ بدعت کو وہ ختم نبوت سے کھلی بغاوت سمجھتے ہیں، اور بریلوی اعمال وعقائد کو وہ کفر وایمان کی سرحد پر سمجھتے ہیں، جو کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف، لیکن اکثر اس طرف ڈولتے رہتے ہیں۔

اپنی معاشی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ مدرسہ میں مصروف رہ کر سند یافتہ دینی عالم تو نہیں بن سکے لیکن صبح وشام کے اوقات میں حفظ اور تجوید کے استاد نے شروع جوانی اور شروع علمی دور میں ان کو حکیم الامت حضرت علامہ مولانا اشرف علی تھانوی، اور لکھنؤ (بھارت) کے باوقار اور معتبر ماہوار رسالہ "الفرقان" اور اس ادارہ کی مطبوعات، اور اکابر علماء دیوبند وغیرہ، اور ان کی کتابوں سے آشنا کرکے ان کے مطالعہ کے ذوق کو صحیح سمت عطا کردی۔

ان ہی استاد مرحوم کی رہنمائی میں ان کو اس دور کے قطب الاقطاب حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی سے بیعت اور کافی صحبتیں بھی نصیب ہوئیں۔ بعد میں حضرت مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف والے سے بیعت، اور ہمارے استاد حضرت مولانا نور محمد سجاولی، بانی ومہتمم مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ سے ان کے آخر دور میں طویل صحبتوں کے مواقع نصیب ہوئے، جن کی برکتوں سے ان کی سوچ اور مطالعہ کی نہج اور سمت بروقت درست رہی، اور اس میں نکھار آتا رہا۔

اسلامیات، اسلامی تاریخ اور حالات ومسائل حاضرہ پر منتخب معیاری کتب ورسائل پر مشتمل ان کی ذاتی لائبریری مجھے ایک طرح سے خود مکمل نظر آئی، جس میں آئے دن مفید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ قدیم اور ماضی قریب کی تاریخ اور دور حاضر کے ایک سے زیادہ پہلو رکھنے والے واقعات،

اب قارئین کرام ہی فیصلہ کریں، کہ صحیح حدیث اور قرآن پاک میں دی ہوئی اجازت کے حدود کو مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پار کیا ہے، یا "برائی کا بدلہ اسی قدر برائی" کے ابھی ایک دو فیصد تک بھی نہیں پہنچ سکے ہیں!

اس سے بعد والوں کے لئے راہ بن گئی

بریلوی عام استعمال کے ان الفاظ کے آخر میں آپ کو یہ بھی نظر آئے گا، کہ ان کی تحقیر واجب اور ان کی پردہ دری صواب"۔ یہی الفاظ آپ کو ہمارے پچھلی فصل میں دیئے ہوئے اعلیٰ حضرتی فتووں میں بھی کافی جگہ نظر آئیں گے۔ مظہر اعلیٰ حضرت حشمت علی خان نے بھی مولانا تھانویؒ پر گالیوں کی بوچھاڑ والی کتاب "قہر واجد دیان بھشیر بسط البنان" کے آخر میں یہ تاکید کی ہے کہ "اگر تھانویؒ اور ان کے متبعین توبہ تائب ہو کر از سر نو کلمہ نہ پڑھیں، تو مسلمانوں (بریلویوں) پر تھانویؒ اور ان کے متبعین کے ساتھ مسلمانوں جیسے تعلقات رکھنا حرام، ان سے سلام حرام، ان سے دوستی اور ملاقات حرام، ان کے پیچھے نماز حرام، ان کے جنازہ پر نماز حرام، ان کی بیمار پرسی حرام، ان سے میل جیل اور شادی بیاہ حرام، ان کو مسلمانوں کا کفن غسل حرام، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام، ان پر مرتدین کے جملہ احکام جاری ہوں گے"۔ اسی حشمت علی کی گالیاں ہمارے دیئے ہوئے عکسوں میں آچکی ہیں۔

ہر ایک مخالف تک یہ دائرہ وسیع ہو گیا

اس ہمت افزائی سے بعد والوں نے جو بدزبانی کے گل کھلائے، کچھ ان کی مثالیں بھی دیکھ ہی لیجئے۔ حتیٰ کہ ان کا دائرہ دیوبندیوں اور مخالف علماء سے پھیل کر ہر ایک سیاسی اور جماعتی مخالفوں تک بھی وسیع ہو گیا۔

مرکزی حزب الاحناف لاہور سے ایک عالم پیدا ہوئے، ابوطاہر داناپوری، جو حشمت علی خان اور ابوالبرکات سید احمد کے خاص چہیتے تھے اور ان کی زبان سمجھے جاتے تھے۔ وہ اس میدان میں سب بریلویوں سے بازی لے گئے، اس نے سیاسی لیڈروں سے اختلاف پر ایک کتاب لکھی، جس کا نام رکھا "قہر القادر علی الکفر الئیاڈر ملقب بلقب لیڈروں کی سیاہ کا..." موضوع نام سے ظاہر ہے۔ لیڈر کا جمع لیاڈر کیا ہے۔ اس میں صفحہ ۲۹ پر خاکسار تحریک ...

اس طرح لیتے ہیں:

عالم کی گالی تو دیکھو!

"خاکسار مجاہد تحریک کی ابھی تک سیرابی نہیں ہوئی (اسے ابھی تک پانی نہیں ملا)۔ اس لئے اب اس کو دوسری کروٹ لٹاتا ہوں، اور برق بار خارا شگاف (پتھر میں سوراخ کرنے والے) قلم کو جولانی کا حکم دیتا ہوں...... میں یہ کہتا ہوں اور مسلم لیگ کی بیٹی تحریک خاکسار پر چڑھتا ہوں" تماشہ یہ ہے کہ "حکم دیتا ہوں" کے بعد یہ عربی الفاظ ہیں "بحول اللہ تعالیٰ وقوۃ ورسولہ وعون ابنہ غوث الوریٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہ وبارک وسلم"۔ ہم نے جان بوجھ کر ان پاک الفاظ کو پہلے والے رذیل جنس زدہ الفاظ سے الگ کرنے کے لئے درمیان میں...... کا خال ہی مناسب سمجھا۔ مزید ریمارک آپ کے اپنے۔

ایک رذیل ترین کتاب

اسی ابوالطاہر داناپوری نے ۱۹۴۲ء میں تحریک آزادی کے عروج کے دور میں ایک کتاب لکھی، جس کا نام رکھا "تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ"۔ بڑے سائز کے ۴۷۶ صفحات کی یہ کتاب اس دور کے بریلویوں کے علاوہ باقی سب سیاسی، سماجی، اصلاحی، باہمی تعاون کی انجمنوں اور ان میں کام کرنے والی شخصیات پر طرح طرح کی گالیوں اور بدزبانیوں کی "جامع اللغات" کہی جا سکتی ہے۔ جس میں علامہ اقبال کو بھی نہیں بخشا گیا۔ فصل نہم میں اس کے ٹائیٹل والے صفحے کا عکس دیکھ کر مخالف گروپوں کا اندازہ کریں۔

اس کو اپنا دستور العمل بنانے کی وصیت

اس کتاب پر صفحہ ۴۷۳ پر مظہر اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی خان نے دو صفحاتی تصدیق لکھی ہے۔ جس میں خوب تعریفی کلمات کے بعد یہ وصیت لکھی ہے کہ "میری اپنے تمام مخلصین سنی بھائیوں بریلویوں، دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں، مریدوں، متوسلوں کو یہ شرعی وصیت اور دینی نصیحت ہے، کہ اس فتویٰ مبارکہ (پوری کتاب) کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اس کو کھرا کھوٹا پرکھنے کا معیار بنائیں۔ جس کسی کو اس کے مطابق عمل کرنے والا پائیں، اس کی طرف

محبت اور دوستی کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور جس کو اس کتاب کا مخالف پائیں، اس سے بیزاری، دوری اور نفرت برتیں۔ اس کی صحبت سے اپنے آپ کو بچائیں۔ خواہ وہ اس کا باپ بیٹا بھائی رشتہ دار ہو، یا محسن وغمخوار ہو، یا شیخ واستاد ہو، یا مرشد کا مرشد اور استاد کا استاد ہو، خواہ استاد زادہ یا مرشد زادہ ہو"۔ نفرت ہی نفرت کے تاکیدی الفاظ تو دیکھیں!

کچرے اور گلے سڑے بدبودار کچرے کے ڈھیر اس کتاب کے کچھ حوالے ہم پہلی فصل میں بھی دے آئے ہیں، اور آئندہ فصل میں بھی دکھائیں گے، کہ مسلم لیگ، قائداعظم، اور دوسرے سیاسی اور سماجی لیڈروں کی عزت کس طرح پامال کی گئی ہے۔ چوبیس گھنٹے جنس زدہ رہنے والے اس نام نہاد عالم نے ہر جگہ ہر ایک قابل اعتراض شخصیت کو کن الفاظ سے نوازا ہے، اس کی صرف دو مثالیں یہاں بھی دیکھیں۔

سرسید کے ماں باپ نے ....

صفحہ ۵۵ پر سرسید احمد پر کچھ اعتراضات پیش کر کے، اپنی تہذیب کا مظاہرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "مدعیانِ تہذیب جدید کے اس مصلحِ اعظم کہلانے والے پیر نیچر سے یہ شستہ شائستہ انتہائی مہذبانہ شریفانہ گفتگو کا انداز سیکھ کر اگر کوئی شخص یوں لیکچر دیتا پھرے، کہ یہ سمجھنا کہ پیر نیچر (سرسید احمد خان) کے والد بزرگوار نے ان کی مادر مہربان کے ساتھ ہم بستری کے معاملات کئے ہوں گے۔ کبھی ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر پڑ گئے ہوں گے۔ کبھی ان کی ران پر سر دھرا ہوگا۔ کبھی ان کو چھاتی سے لپٹایا ہوگا۔ کبھی ان کے لب جان بخش کا بوسہ لیا ہوگا۔ کبھی اپنے مکان کے کسی کونے میں کچھ کرنے لگے ہوں گے۔ ایسا بیہودہ پن کیا ہوگا، جس پر تعجب ہوتا ہے۔ اگر پیر نیچر کے والد بزرگوار اور ان کی مادر مہربان کے درمیان یہی معاملات ہوتے ہوں گے، تو بے مبالغہ بازاری عورتوں اور ان کے آشناؤں کے حالات ان سے ہزار درجہ بہتر ہیں"۔ (قارئین کرام کو ہم بتا دیں کہ یہ سرسید کی کسی ایسی مہذب زبان کو مثال بنا کر، جوابی مثال کے طور پر نہیں کہا گیا ہے، بلکہ اصل اعتراضی موضوع ہے، کہ سرسید نے اپنی تفسیر میں عقلیات کے غلبہ کے تحت جنت کی حوروں اور شراب طہور کے بارے میں عام مفسروں سے ہٹ کر اپنی جو عقلی دلیلیں دی ہیں، جن پر اس وقت کے دوسرے علماء کو سخت اعتراضات تھے، ان پر اعتراض اور جرح میں اس عالم نے یہ مثال پیش کی ہے)۔

برابری والے کام اور الفاظ دیکھیں

صفحہ ۴۲۲ سے صلح کلی فرقہ پر برسنا شروع کرتے ہیں۔ جن میں مولانا آزاد، شبلی نعمانی، مولانا حالی، علامہ مشرقی جیسی شخصیات شامل ہیں۔ اور صفحہ ۴۲۸ پر پہنچ کر ان کو ان الفاظ سے مخاطب ہوتے ہیں: "بے ایمانو! تم تو توحید سے بھی محروم ہو...... اور تمہارا یہ ناپاک مسلک توحید نہیں، یہ تو اتحاد ہے، جو خالص کفر و الحاد ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے، کہ تمہارے دھرم میں تمہاری بیوی اور ماں دونوں ایک، تمہارا باپ اور بیٹا دونوں ایک، گوبر اور حلوہ دونوں ایک، فیرنی اور پاخانہ دونوں ایک۔ تمہارا منہ اور پاخانہ کی جگہ دونوں ایک۔ تمہاری بہنوں بیٹیوں کے سب اعضاء اور غیر مردوں کے بدن دونوں ایک۔ حلال اور حرام دونوں ایک، زنا اور نکاح دونوں ایک۔ بیوی سے مجامعت اور کسی مرد سے منہ کالا کرنا دونوں ایک"۔

ماں بہن بیٹی کی پیٹھ پر "وقف فی سبیل الشیطان" کا بورڈ لگوا کر میدان میں پھراؤ

پانچ سطروں کے بعد پھر یہ گوہر افشانی کرتے ہیں: "اگر دوسری صورت کا اقرار ہے، تو اس پر کھلم کھلا عمل پیرا ہونے سے کیوں انکار ہے۔ کسی میدان، کسی تاریخ کسی وقت کا اشتہار دے کر مجمع عام میں اپنی اس ابلیسی چمر توحید کے تماشے دکھاؤ۔ حلوے کے بدلے پاخانہ کھاؤ۔ شربت کے بدلے پیشاب نوش فرماؤ۔ اپنی ماں، بہن، بیٹی، جورو کے ہاتھوں پر جلی قلم سے الوقف فی سبیل الشیطان کا سائن بورڈ لکھوا کر سر بازار پھرواؤ۔ خود بھی اپنی پشت پر موٹے موٹے الفاظ میں وقف فی سبیل الشیطان کا بلا لگوا کر سارے میدان کا چکر لگاؤ۔ اور ہر قسم کے شیطانی کاموں کے لئے خود بھی وقف ہو جاؤ، اور اپنی ماں بہن بیٹی جورو کو اپنی چمر توحید کے لئے وقف کراؤ"۔

قارئین کرام خود سوچیں، کہ اگر نام اور حوالہ نہ بتا کر، آپ کو صرف یہ بتایا جائے، کہ ...نوں کو ان الفاظ میں بھی چیلنج دیے جا سکتے ہیں، تو آپ کیا تصور کریں گے؟ کس بازار کے ...ن لوگوں کے کن کے لئے یہ چیلنج سمجھیں گے؟ مزید ہم کیا کہیں۔

سے بہرہ نہیں رکھتے کل شیٔ ھالک الا وجہہ۔ وحدۃ الوجود کا روشن واضح بیان حضور پُرنور امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالۂ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی التلطف بجواب مسائل التصوف ۱۳۱۲ھ و رسالۂ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی کشف حقائق و اسرار دقائق ۱۳۰۸ھ میں ملاحظہ ہو۔ وحدت تو وحدت ہی ہے بے ایمانو! تم تو توحید سے بھی محروم ہو۔ توحید کے معنے ہیں معبود اور واجب الوجود ہونے میں اللہ عزوجل کو وحدہٗ لاشریک ماننا اور تمہارا یہ ناپاک مسلک تو اتحاد ہے جو خالص کفر و الحاد ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارے دھرم میں تمہاری جورو اور ماں دونوں ایک تمہارا باپ اور بیٹا دونوں ایک گوبر اور حلوا دونوں ایک قے عنبر اور پاخانہ دونوں ایک تمہارا موتھ اور پاخانہ پھرنے کی جگہ دونوں ایک تمہاری بہنوں بیٹیوں کے سب اعضا اور غیر مردوں کے بدن دونوں ایک حلال و حرام دونوں ایک زنا اور نکاح دونوں ایک اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنا اور کسی مرد سے موتھ کالا کرنا دونوں ایک ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تو یہ مسئلہ تمہارے دھرم میں صرف اسی لیے ہے کہ شریعت مطہرہ کے احکام کی پابندی سے بیقیدی اور اپنی نفسانی خواہشوں کیلیے آزادی اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کی تکفیر شرعی سے چھٹکارا حاصل کر لو یا ہر موقع و ہر محل میں اپنے اس ناپاک مسلک پر عمل کرنے کے لیے طیار ہو؟ اگر پہلی صورت ہے تو تمہاری ابلیس پرستی و دہریت و بیدینی ظاہر ہی ہے اور اگر دوسری صورت کا اقرار ہے تو اس پر کھلم کھلا عمل پیرا ہونے سے کیوں انکار ہے کسی میدان کسی تاریخ کسی وقت کا اشتہار دیکر مجمع عام میں اپنی اس ابلیسی چیر توحید کے تماشے دکھاؤ حلوے کے بدلے پاخانہ کھاؤ۔ شربت کے بدلے پیشاب نوش فرماؤ اپنی ماں بہن بیٹی جورو کے ماتھوں پر جلی قلم سے الوقف فی سبیل الشیطان کا سائن بورڈ لکھوا کر برسر میدان پھراؤ خود بھی اپنی پشت پر موٹے موٹے حروف میں وقف فی سبیل ابلیس کا بلا لگوا کر سارے میدان کا چکر لگاؤ اور ہر قسم کے شیطانی کاموں کے لیے خود بھی وقف ہو جاؤ اور اپنی ماں بہن بیٹی جورو کو اپنی چیر توحید کی تبلیغ کے لیے وقف

کرا دو۔ آخر بابیوں کی قرۃ العین نے بھی تو برہنہ ہو کر سر دربار عورتوں کو بابیت کی تبلیغ کی تھی اور آمت لیگیہ کے سیاسی پیشوا مسٹر جناح نے بھی ننگی آمتیوں کو حکم دیا ہے کہ عوام کے بجد دلچسپی لینے کے لیے اپنی عورتوں کو میدان میں لائیں تمہارے دھرم میں سب وہی تو ہے پھر اپنی چیر توحید کی اس تبلیغ عام سے گریز کیوں ٹھہرا اور تمہارے دھرم میں ابلیس و شیطان بھی تو وہی ہے تو اس کے نام پر بھی ہرگز مت گھبراؤ اور تمہارے اس ناپاک مسلک پر میدان اور میدان کے سارے تماشائی بھی تو سب وہی ہیں تو مجمع عام میں برسر میدان اپنی چیر توحید کے ... کرکے فرائے تماشے دکھانے سے بھی ہرگز مت شرماؤ اپنی ناپاک چیر توحید کی اور سب دھرم بالا ادعا تو شاید بکمال بیحیائی دکھانے کیلیے کوئی سعت ذرا ارنو گرفتار ہزار ادم فتنہ ادطیار بھی ہو جائے لیکن اپنے کھانے کا موتھ اور پاخانہ پھرنے کی جگہ دونوں کے ایک ہونے کا ثبوت کر دے سکیگا کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

پیارے سنی مسلمانو! بنظر انصاف ملاحظہ فرماؤ یہ ہے ان مکار صوفی نما شیطانوں کی چیر توحید جس کے پردے میں یہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے کفر و ارتداد کو چھپاتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس ابلیسی چیر توحید کا لاجواب مفصل رد قاہر شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مظہر اعلیحضرت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خانصاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہم القدسی کے رسالۂ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی بدایونی سکوت عجز گریز مبہوت ۱۳۳۹ھ میں ملاحظہ ہو پیارے سنی مسلمانو! ان انسان صورت شیطانوں کی اس ابلیسی چیر توحید کو پیر پھجر کی تکذیب القرآن صفحہ ۲۹ والی عبارت ملعونہ سے جو رد نمبر ۲ میں گزر چکی ملا کر دیکھو الحاد و بیدینی و زندقہ و دہریت کا کھلا ہوا نتیجہ دینے کے لحاظ سے دونوں خیالوں میں کچھ بھی فرق ہے معاذ اللہ سب وہی وہ ہے تو پھر کیسا کفر کیسا اسلام کہاں کی دہریت کہاں کا ایمان العیاذ باللہ العزیز المستعان ... والیہ المشتکیٰ

بعد ازیں ہے مباش و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست